

## 226100-اذان فجر ہوتے ہی رمضان کے روزہ کی قضا کا ارادہ کیا، تو کیا روزہ درست ہوگا؟

سوال

سوال : رمضان کے روزوں کی قضا دیتے ہوئے ایک دن اذان فجر شروع ہوتے وقت قضا کی نیت کی اور روزہ مکمل رکھا، تو کیا میر اروزہ درست ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

اہل علم کے راجح موقف کے مطابق تمام واجب روزوں کلیئے رات سے نیت کرنا شرط ہے، یہ روزہ چاہے قضا ہو یا رمضان میں، یہی موقف جسمور اہل علم کا ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر روزہ رمضان میں رکھ رہا ہے یا رمضان کے روزوں کی قضا یا پھر نذر اور کفارے کے فرض روزے رکھ رہا ہے ہمارے امام [احمد]، مالک، اور شافعی کے نزدیک رات کو ہی نیت کرنا لازمی ہے، جبکہ ابو حیین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رمضان کے روزے ہوں یا کوئی اور معین روزے، ان کلیئے دن میں بھی نیت کرنا کافی ہے" "انتی المغنی" (3/109)

رات کو روزہ رکھنے کی نیت کرنا واجب ہے اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت حدیث ہے کہ : (جو فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اسکا روزہ نہیں ہے) ترمذی :

(730) اس حدیث کو البانی نے "صحیح ترمذی" میں صحیح کہا ہے، نیز ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا :

"اس حدیث کا اہل علم کے ہاں مضموم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان میں روزہ رکھتے ہوئے یا رمضان کی قضا دیتے ہوئے یا پھر نذر کے روزے رکھتے ہوئے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے تو اس کا کوئی روزہ نہیں ہے، چنانچہ اگر رات کو نیت نہیں کرتا تو اس کا یہ روزہ نہیں ہوگا، تاہم نفل روزے کلیئے صحیح فجر کے بعد بھی نیت کر سکتا ہے یہی موقف شافعی، احمد، اور اسحاق کا ہے" "انتی المغنی"

دو م:

واجب روزے رکھنے والے کلیئے فجر صادق سے پہلے ہی نیت کرنا لازمی ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

(وَكُوَاشْرُوا حَتَّىٰ يَبَيِّنَ لَكُمُ الْجُنُوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْجُنُوبِ الْأَنْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ)

ترجمہ : کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ فجر کے وقت سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے الگ نہ ہو جائے [المقرة: 187]

چنانچہ اس آیت کے مطابق معیار طلوع فجر ہے، اذان نہیں ہے، امداد جس شخص کو طلوع فجر کا یقین ہو گیا اور اس نے ابھی تک روزے کی نیت نہ کی ہو تو اس کا واجب روزہ چاہے رمضان میں ہو یا رمضان کی قضا کلیئے کسی صورت میں درست نہیں ہوگا۔

اور جس شخص کو طلوع فجر کا یقینی علم نہیں ہوا تو اسے طلوع فجر سے قبل آخری لمحہ تک نیت کرنے کی اجازت ہے، اسی طرح اگر کسی شخص کو یہ علم ہو کہ موذن وقت سے پہلے اذان دیتا ہے، یا کم از کم اسے موذن کے اذان وقت پر یا وقت سے پہلے دینے سے متعلق شک گزرسے تو تب بھی طلوع فجر سے پہلے آخری وقت تک نیت موذن کر سکتا ہے۔

مزید کلینے دیکھیں : (66202)

سوم :

آج کل عام طور پر موزن گھڑیوں اور تقویم پر ہی اعتماد کرتے ہیں، طلوع فجر کیلئے یقینی بات کا درج نہیں رکھتا، چنانچہ اگر کسی شخص نے اذان کے وقت کھانپ لیا یا روزے کی نیت کی تو اس کا روزہ درست ہے، اور اگر اذان شروع ہوتے ہی ایسا کریا اس میں روزہ صحیح ہونے کا زیادہ موقع ہے، اور سوال میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے؛ کیونکہ صرف اذان کی وجہ سے فجر کا وقت یقینی شروع نہیں ہوتا۔

شیخ عبدالعزیز بن بازرحدہ اللہ سے استفسار کیا گیا:  
”ایسے شخص کا شرعی حکم کیا ہے جو فجر کی اذان سننے کے بعد بھی کھاتا پیتا رہے؟“  
تو انہوں نے جواب دیا:

”ایک مسلمان کلیئے جب یہ بات واضح ہو جائے کہ طلوع فجر کا وقت ہو چکا ہے تو اسے کھانے پینے و دیگر روزے کے منافی امور سے رک جائنا چاہیے، کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:  
(وَكُوا اثْرُ بُوَاحَّتِي تَبَيَّنَ لِكُمُ الْجُنُوبُ الْأَنْوَدُ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَطْمُوا الْعِصَامَ إِلَى الظَّلَلِ)  
ترجمہ: کھاؤ اور پیو یاں تک کہ فجر کے وقت تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے واضح ہو جائے، پھر رات تک روزہ مکمل کرو۔ [البرة: 187]  
چنانچہ جب سحری کرنے والا شخص فجر کی اذان سننے اور اسے معلوم ہو کہ اذان طلوع فجر پر ہی ہوتی ہے تو کھانے پینے سے ہاتھ روک لینا واجب ہے، اور اگر موزن طلوع فجر سے پہلے ہی اذان دے دیتا ہو تو پھر واجب نہیں ہے، چنانچہ ایسا شخص طلوع فجر تک کھانپ سکتا ہے۔

یہ بات سب کلیئے عیاں ہے کہ شہروں میں رہنے والے لوگ لاٹوں کی وجہ سے طلوع فجر فوری طور پر محسوس نہیں کر سکتے، لیکن ایسی صورت میں انہیں اذان یا نمازوں کے اوقات منٹ اور گھنٹہ کی ساتھیان کرنے والے کلینڈروں کے مطابق عمل کرنا چاہیے، اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ: (جس چیز میں شک ہو اسے چھوڑ دو، اور جس میں شک نہ ہو اسے لے لو) اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو شخص شبہات سے بچا تو اس نے اپنے دین اور آبرو کو محفوظ کریا)“ انتہی ماخوذ از: ”فتاویٰ رمضان“ جمع و ترتیب: اشرف عبد المقصود (صفحہ: 201)

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال پوچھا گیا:  
انسان کھانا پینا کب بند کرے، سننے میں آیا ہے کہ جب موزن لا الہ الا اللہ کے اس وقت بند کرنا چاہیے؟ اور اگر اذان کے بعد جان بوجہ کرپانی پی لے تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کا حکم بھی عصر کے بعد پانی پینے والے کی طرح ہے؟ یا اس کا روزہ ہوگا؟ کیونکہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ فجر کا وقت کوئی چراغ یا بلب نہیں ہے جو کہ فوری روشن ہو جائے، فجر طلوع ہوتے ہوئے کچھ دیر لگتی ہے، تو اس کا کیا حکم ہے؟  
تو انہوں نے جواب دیا:

”اگر موزن طلوع فجر کے بعد اذان دیتا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (اس وقت تک کھاتے پہنچ رہا جو بھی اذان دیتے ہیں) چنانچہ جس وقت موزن یہ کہے کہ میں طلوع فجر دیکھتا ہوں، یا طلوع فجر دیکھنے کے بغیر اذان نہیں دیتا تو ایسے موزن کی اذان سن کر کھانے پینے سے ہاتھ روک لینا واجب ہے، صرف ایک حالت میں جس کی اجازت دی گئی ہے کہ جو ہاتھ میں کھانے کا برتن ہے اس سے اپنی ضرورت پوری کر لے۔

اور اگر اذان کا درود مدار تقویم پر ہے، تو حقیقت میں تقویم حسی اور مشاہداتی اوقات سے مغلک نہیں ہوتی، تاہم اس کلیئے حساب پر انحصار کیا جاتا ہے، ہمارے پاس موجود تقویم ام القری وغیرہ حساب کے ذریعے تیار کی گئی ہیں، کیونکہ اسے مرتب کرنے والوں نے طلوع فجر، طلوع آفتاب، زوال، اور غروب شمس کا مشاہدہ نہیں کیا“ انتہی

"اللقاء الشهري" (1/214)

مزید کلینے سوال نمبر : (124608) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

مذکورہ تفصیل کی بنابر آپ کا روزہ ان شاء اللہ صحیح ہے؛ کیونکہ ہمیں یہ یقین نہیں ہے کہ موذن طلوع فجر کے فوری بعد ہی اذان دیتا ہے۔

واللہ اعلم.